(S_2006_10_33_36)

سپریم کورٹ رپورٹس (2006) SUPP.10 ایس سی آر

اوتار سنگھ اور دیگران

بنام

گوردیال سنگھ اور دیگران

4 دسمبر 2006

(ایس۔ بی۔ سنہا اور مارکنڈی کاٹجو، جسٹسز)

قانون شہادت، 1872 :

دفعہ 58- زمین کی نوعیت کے بارے میں اقرار۔ مدعا علیہان کی طرف سے دائر کردہ مقدمے میں، ان کا یہ اقرار کہ متدعویہ زمین عوامی زمین ہے۔ اپیلٹ اتھارٹی کا یہ فیصلہ کرنا کہ زمین مدعا علیہان کی نجی ملکیت نہیں تھی اور عدالت عالیہ کا اسے برقرار رکھنا۔ فیصلہ : مدعا علیہان کے اپنے ہی مقدمے میں اقرار کی روشنی میں، حقائق کے فیصلوں میں مداخلت کی ضرورت نہیں۔

تنازعہ متدعویہ زمین سے متعلق تھا جو مدعا علیہان کے گھر کے شمال اور مدعیان کے گھر کے مغرب میں واقع تھی۔ مدعیان نے مستقل اور لازمی پابندی کے لیے مقدمہ دائر کیا جبکہ مدعا علیہان نے مستقل پابندی کا مقدمہ دائر کیا تاکہ مدعیان کو متدعویہ زمین میں مداخلت یا انہیں بے دخل کرنے سے روکا جا سکے۔ ٹرائل کورٹ نے مدعیان کا مقدمہ خارج کر دیا اور مدعا علیہان کا مقدمہ منظور کر لیا، یہ فیصلہ دیتے ہوئے کہ مدعا علیہان نے متدعویہ زمین پر اپنے حق ملکیت کو ثابت کر دیا ہے اور اس طرح وہ عوامی زمین پر قبضہ نہیں کر رہے۔ اپیلٹ کورٹ نے فیصلہ دیا کہ متدعویہ زمین عوامی سڑک کا حصہ ہے اور مدعا علیہان یہ ثابت کرنے میں ناکام رہے کہ انہوں نے اس میں کوئی حق ملکیت یا دلچسپی حاصل کی ہے۔ عدالت عالیہ نے اپیلٹ اتھارٹی کے فیصلوں کو برقرار رکھا۔ اس لیے یہ اپیلیں دائر کی گئیں۔

اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے عدالت نے:

فیصلہ .1: اپیل کنندہ کی طرف سے دائر مقدمے میں اس کی طرف سے اعتراف کیا گیا تھا کہ زیر بحث متدعویہ زمین تھی۔ زمین کی نوعیت 'شاملات دہ' ہونے کی وجہ سے، بلاشبہ نجی ملکیت نہیں ہو سکتی تھی۔ یہاں تک کہ متدعویہ اراضی کی حدود سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی ایک طرف شاملات دہ زمین ہے اور دونوں طرف کچا گزرگاہ موجود ہے۔ عوامی گلی کی دیگر تمام خصوصیات مثال کے طور پر بجلی کے تار کا بچھانا پایا گیا۔(36-ج)

2.1۔ اقرار بہترین ثبوت کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اقرار کوئی ملکیت پیدا نہ کرے، لیکن زمین کی نوعیت اقرار کا موضوع بن سکتی ہے۔ قانون شہادت کی دفعہ 58 یہ اصول پیش کرتی ہے کہ جو چیزیں تسلیم کر لی گئی ہوں، انہیں ثابت کرنے کی ضرورت نہیں۔(D-E-36)

2.2۔ یہ ہو سکتا ہے کہ اپنے مقدمے میں دعویٰ علیہان نے ریاست یا مقامی حکام سے ریکارڈ دعویٰ نہ کیا ہوتا کہ یہ ظاہر کیا جا سکے کہ زیر بحث زمین ایک عوامی گلی تھی لیکن اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اپیل گزاروں کے گواہوں نے اپنے مقدمے میں مذکورہ حقیقت کو تسلیم کیا ہے، پہلی اپیلٹ عدالت کے ذریعے اخذ کردہ اور عدالت عالیہ کے ذریعے تصدیق شدہ حقائق کے نتائج میں مداخلت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔(36-ای-ایف)

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار فیصلہ : 2006 کی دیوانی اپیل نمبر 5654۔

پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ چندی گڑھ کے فیصلہ اور آرڈر مورخہ 30.11.2004 سے، جو آر ایس اے نمبر 4400 / 2002 میں دیا گیا تھا۔

اپیل کنندگاں کے لیے محترمہ شیکھا رے، ایس کے پیبی اور ایس کے سابھروال۔

جواب دہندگان کی طرف سے انس احمد خان، انیس احمد خان اور شعیب احمد خان۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

جسٹس ایس۔بی۔سنہا، اجازت دی گئی۔

قانون اور حقیقت کے مشترکہ سوالات پر مشتمل یہ دونوں اپیلیں ایک ساتھ سماعت کے لیے لی گئیں اور اس مشترکہ فیصلے کے ذریعے نمٹائی جا رہی ہیں۔

فریقین کے درمیان تنازعہ نزد وگاوں، تحصیل راج پورہ میں واقع ایک زمین کے حوالے سے پیدا ہوتا ہے جو مندرجہ ذیل طور پر بٹی ہوئی اور بندھی ہوئی ہے :

"شمال	:	اوتار سنگھ اور جتندر مدعا علیھم کا گھر اور احاطہ۔
جنوب	:	کچا گزرگاہ
مشرق	:	کچہ گزرگاہ اور شاملات اراضی
مغرب	:	گورڈیال سنگھ کا گھر اور احاطہ"

دعویٰ نمبر T-283 93/12.9.91 یہاں مدعا علیہان کی طرف سے دائر کیا گیا تھا۔ دعویٰ نمبر 28T/98/8.10.91 یہاں اپیل گزاروں کی طرف سے دائر کیا گیا تھا۔ جب کہ مدعا علیہان نے مستقل اور حکم امتناعی تاکیدی امتناع کے لیے دعویٰ دائر کیا، یہاں اپیل گزاروں نے مستقل حکم امتناعی امتناع کے لیے دعویٰ دائر کیا جس میں مدعا علیہان کو مقدمے کی زمین میں مداخلت کرنے یا ان پر قبضہ کرنے سے روک دیا گیا، جس کی تفصیل دی گئی تھی اور کہاں کے بعد خاکہ دستی دائر کیا گیا تھا۔ جب کہ مدعا علیہان کے دعویٰ کو فاضل ٹرائل جج نے خارج کر دیا تھا، اپیل گزاروں کے مقدمے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

فریقین نے مذکورہ فیصلوں اور ڈگری سے متعلقہ اپیلوں کو ترجیح دی۔ اپیلٹ کورٹ نے دیگر باتوں کے ساتھ یہ فیصلہ دیا کہ زیر بحث زمین ایک عوامی گلی کا حصہ ہے اور ہمارے سامنے اپیل کنندگان یہ ثابت کرنے میں ناکام رہے ہیں کہ انہوں نے کوئی حق، حق اور مفاد حاصل کیا تھا۔ اگرچہ یہاں مدعاعلیہان کی طرف سے دائر مقدمے میں اپیلٹ کورٹ نے ثبوت کی ذمہ داری کے حوالے سے غلط سوال اٹھایا لیکن اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اپیل گزاروں کی طرف سے دائر مقدمے میں اس کی طرف سے اعتراف کیا گیا تھا کہ زیر بحث زمین شاملات دہ تھی، ہماری رائے ہے کہ یہ مناسب دعویٰ نہیں ہے اور اس کے بعد بیان کردہ وجوہات کی بنا پر، کیا ہمیں متنازعہ فیصلوں میں مداخلت کرنی چاہیے۔

ہم یہاں پہلی اپیلٹ عدالت کے ذریعے حاصل کردہ حقائق کے نتائج کو بیان کرنا چاہیں گے:

"11...... پی ڈبلیو 1۔ ہرچند سنگھ اور پی ڈبلیو 2 راجندر سنگھ نے اپنے جرح میں اعتراف کیا ہے کہ گورڈیال سنگھ مدعاعلیہ کے گھر کا ایک دروازہ، دو کھڑکیاں اور پرنالا متنازعہ جگہ کی طرف کھلتا ہے۔ دونوں نے یہ بھی اعتراف کیا ہے کہ برقی تار بھی متدعویہ زمین سے گزرتے ہیں۔ پی ڈبلیو 2 نے یہ بھی کہا ہے کہ متنازعہ جگہ پر ایک برقی کھمبے موجود ہے۔ پی ڈبلیو 2 نے اس حد تک بیان کیا ہے کہ سائٹ کے منصوبوں میں دکھائی گئی سائٹ P1 اور P2 کو نکالتی ہے شاملات دہ تھی۔

12۔ پی ڈبلیو 4 جتندر سنگھ جو نمبر 4 کے خصوصی وکیل کے طور پر پیش ہوئے ہیں۔ 2 اس نے اپنے جرح میں کہا ہے کہ گوردیو سنگھ کے پاس ملکیت کی دستاویز تھی۔ اگر ایسا ہے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ مدعی نے متدعویہ جگہ کی ملکیت کے حوالے سے ان کے پاس دستیاب بہترین ثبوت کو روک دیا ہے اور ان کے خلاف منفی نتیجہ اخذ کیا جانا چاہیے۔

13۔ پی ڈبلیو 2 کے اعتراف کے مطابق، سائٹ پلانز ایکسٹریکٹس پی 1 اور پی 2 میں دکھائی گئی سائٹ شاملات دہ تھی۔ اگر ایسا ہے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ سائیڈ کو کوئی نجی شخص فروخت نہیں کرسکتا۔ مدعاعلیہم کا معاملہ یہ بھی ہے کہ مدعیوں کی طرف سے خریدی گئی سائٹ کا حصہ

شاملات دہ تھا۔ اور انہوں نے اپنے سائٹ پلان میں یہ ظاہر کیا ہے۔ مدعیوں کی طرف سے خریدی گئی جگہ کا بقیہ حصہ ایک عام چوک تھا۔

.14 مذکورہ بحث اس نتیجے پر پہنچے گی کہ عدالت نے غلطی کی ہے جبکہ یہ موقف رکھتے ہوئے کہ مدعی متنازعہ جگہ پر اپنا حق ثابت کرنے کے قابل ہے۔ متعلقہ اپیل یعنی 20.3.99 / 15.2.99 کی دیوانی اپیل نمبر T-159 میں، عنوان گورڈیال سنگھ اور دیگران بمقابلہ اوتار سنگھ اور دیگران، جس کا فیصلہ اس عدالت نے کیا ہے، اپیل قبول کر لی گئی ہے اور ٹرائل کورٹ کے ذریعے منظور کردہ فیصلے اور ڈگری کو کالعدم قرار دے دیا گیا ہے اور مدعیوں (موجودہ معاملے میں مدعا علیھم) کے دعویٰ حکم دے دیا گیا ہے اور مدعا علیھم (موجودہ معاملے میں مدعیوں) کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ مقدمے کی جگہ پر ان کی طرف سے کی گئی تجاوزات کو ہٹائیں۔

مذکورہ دعویٰ میں جو سوال زیر غور آیا وہ یہ ہے کہ آیا اپیل گزاروں نے کسی عوامی گلی پر تجاوز کیا ہے۔ زمین کی نوعیت 'شاملات دہ' ہونے کی وجہ سے، بلا شبہ نجی ملکیت نہیں ہو سکتی تھی۔ یہاں تک کہ متدعویہ اراضی کی حدود سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی ایک طرف شاملات دہ لینڈ ہے اور دونوں طرف کچا گزرگاہ موجود ہے۔ عوامی گلی کی دیگر تمام خصوصیات مثال کے طور پر بجلی کے تار کا بچھانا پایا گیا۔

اعتراف، یہ اچھی طرح سے جانا جاتا ہے، بہترین ثبوت بناتا ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ داخلہ کوئی عنوان پیدا نہ کرے۔ لیکن زمین کی نوعیت داخلہ کا موضوع بن سکتی ہے۔

قانون شہادت کی دفعہ 58 میں کہا گیا ہے کہ تسلیم شدہ چیزوں کو ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

یہ ہو سکتا ہے کہ اپنے مقدمے میں یہاں مدعا علیھان نے ریاست یا مقامی حکام سے ریکارڈ دعویٰ نہ کیا ہو کہ یہ ظاہر ہو کہ زیر بحث زمین ایک عوامی گلی تھی لیکن اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اپیل گزاروں کے

گواہوں نے اپنے مقدمے میں مذکورہ حقیقت کو تسلیم کیا ہے، ہماری رائے ہے کہ پہلی اپیلٹ عدالت کے ذریعے اخذ کردہ اور عدالت عالیہ کے ذریعے تصدیق شدہ حقائق کے نتائج میں مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، ہمیں ان اپیلوں میں کوئی میرٹ نہیں ملتا ہے۔اسی کے مطابق اپیلیں خارج کردی جاتی ہیں۔تاہم، معاملہ کے حقائق اور حالات میں، اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

جی ڈی جی۔

اپیلیں مسترد کردی گئیں۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this
document